www.khanqah.in

فیضانِ رمضان محفوظ رہے......!؟

انسان کا سب سے بڑا دُشمن شیطان نہیں بلکہ نفسِ لمّارہ ہے جو اسے ہر آن برائیوں پر آمادہ کرتا رہتا ہے۔خالق کائنات جو تمام علوم فنون، معارف کا منبع ہے سے بڑھ کر کون انسان کا سب سے بڑا محسن، معالج اور ترقی کی راہوں پر چلانے والا ابدی زندگی کا فکر کرنے والا ہوسکتا ہے؟

یقیناً کوئی نہیں! ہاں ایک ذاتِ اقدس ہے وہ ہے رحمۃ للعالمین کی ذات مقدسہ جسے ہر آن غم انسانیت ستارہی تھی۔اور یہ غم حدود سے بڑھنے لگا تو اللہ پاک کو تسلی دینی پڑی "لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَفْسَکَ عَلیٰ اٰثَارِھِمْ اِنْ لَمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَاالْحَدِیْثِ اَسَفًا" (شاید آپ (اے محمد ﷺ) اپنے آپ کو ان کے پیچھے غم کے مارے ہلاک کریں گے)

حکیم مطلق اللہ عز شانہٗ نے مومنین کی عظیم اور ابدی کامیابی کیلئے روحانی تربیت کا بہت ہی کارگر ماہِ رمضان کے ذریعے انتظام فرمایا، حق یہ ہے جو بھی مومن اس مبارک مہینے کے ساتھ انصاف کرپائے تو وہ پورے سال کیا بلکہ پوری زندگی اس کی برکات اور رحمتوں کا برسنا محسوس کرے گا۔بدقسمتی یہ ہے کہ دُنیائی زندگی میں اگر کسی سال منافع گذشتہ سال کے مقابلے میں کم ہوتے ہیں تو انسان وہ محسوس کرتا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ ہائے کیا ہوا! امسال نفع کم ہوا۔حالانکہ نقصان نہیں ہے کیونکہ اصل سرمایہ اور رأس المال محفوظ ہے مگر یہی سوچ دین کے بارے میں استعمال نہیں کی جاسکتی ہے، ہر رمضان ہمارے لئے رفع درجات کا مزید سبب بننا چاہیے، مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ رمضان المبارک کے رُخصت ہونے کے ساتھ ساتھ ہماری نمازیں، تلاوت، سخاوت، صبر وتحمل، غریبوں کی غم خواری غرض اکثر صالحات اور حسنات رُخصت ہوتی ہیں، اور نئے رمضان کے آنے تک ہم دینی اعتبار سے قرضے میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں! چنانچہ رمضان المبارک کے برکات سے پہلے گذشتہ قرضے کی تلافی کرنی پڑتی ہے، اُس کے بعد ثواب ریزرو (Reserve) ہونے لگتا ہے۔ فالی اللہ المشتکیٰ

آیئے عہد کرتے ہیں کہ ہم نفس پرستی، خود غرضی، رسم کی پوجا اور اللہ کی ہر طرح کی نافرمانی چھوڑ کر شریعت طیبہ کے ابدی احکام کے مطابق اپنی پوری زندگی گزاریں گے۔

رمضان المبارک کے آخری لمحات

سرورِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نماز پڑھ کر استغفار کرتے کیونکہ اللہ عز شانہٗ کی بزرگی کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا۔جس عظمت، محبت، معرفت کے ساتھ عبادت کی جانی چاہیے وہ آدمی کر نہیں پاتا۔اسلئے سرورِ دوعالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُسوۂ طیبہ ہمارے لئے قائم فرمایا کہ عبادت انجام دینے کے بعد اللہ سے معافی مانگنی چاہیے اور یہی چیز اولیاء اللہ بھی تعلیم فرماتے ہیں، چنانچہ حضرت امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ "مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ" اے اللہ تیری شانِ جلال کے مطابق ہم عبادت نہ کرپائے۔تو فطری بات ہے مومن جب رمضان المبارک کو رُخصت کرے گا تو اُس کی آنکھیں اشک بار ہونی چاہیے اور زبان پر یہ ہونا چاہیے: "اے اللہ! تیرا یہ بہت قابل قدر مہمان اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس تشریف لایا تھا لیکن ہم سے اس کے ساتھ صحیح انصاف نہ ہوسکا، ہم قصوروار ہیں، خطا کار ہیں، گنہگار ہیں، ہمیں اپنی جرائم کا اعتراف ہے، تیری وسیع رحمت سے ہم نا اُمید نہیں، دُعا ہے اس کی برکتوں سے ہم محروم نہ ہوں، اور جن نفوس قدسیہ کو آپ نے خصوصی رحمت، مغفرت، نجات اور رضا سے نوازا، ہمیں بھی اُن میں شامل فرما، تیری شانِ غفاری وستاری میں کوئی کمی نہیں آسکتی۔دلوں کی زمین تھوڑی بہت کاشتکاری کی ابتدائی مراحل سے اس قابل ہوگئی کہ اس میں قرآن کریم کے پھول بوٹے لگادیئے جائیں، ہم شرمسار جبین کے ساتھ التجا کرتے ہیں کہ گلستان بنانے کیلئے ہمارے یہ سیاہ دل عفو اور درگذر اور فضل کا معاملہ فرماکر قبول کئے جائیں"۔ (محمد حمید اللہ۔غفرلہ)